مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ۹ دسمبر ۲۰۱۸ کو ہمارے والد صاحب کا انتقال ہوا، انہوں نے ترکہ میں ایک کروڑ سے زیادہ نقدی، ان کی آبائی زرعی زمین اور والد صاحب نے تقریبا 25 سال پہلے ایک پلاٹ خریدا، پھر اس پر تعمیر بھی اپنی ذاتی کمائی سے کی، والد صاحب نے پلاٹ خریداری کے وقت والدہ محترمہ کے نام کر دیا تھا۔ مگر ان کو ہبہ وغیرہ نہیں کیا تھا۔

والد مرحوم کی وفات کے وقت ان کے شرعی ورثاء میں ایک بیوہ، چھ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں، ان میں ایک بیٹی نے شادی نہیں کی، وہ والدہ کے ساتھ ہوتی ہیں، جبکہ باقی سب اولاد شادی شدہ ہیں۔ والدہ محترمہ نے اس سال فروری میں باقی ورثاء کی اجازت کے بغیر یہ گھر (جو کہ والد صاحب نے والدہ کے نام کیا تھا) غیر شادی شدہ بیٹی کے نام کر دیا ہے، اس کام میں صرف ایک بہن اور اس کا خاوند شامل ہے، مزید یہ کہ اس بہنوئی نے اپنی یہ گواہی دی کہ یہ باقی سب ورثاء کی رضامندی سے انتقال ہو رہا ہے، اسی طرح والد صاحب کے انتقال کے وقت جو رقم کیش کی صورت میں تھی اور اس میں والد صاحب کے ترکہ میں چھوڑی گئی زمین سے آنے والا ٹھیکے کی رقم اور مذکورہ گھر کا کرایہ بھی شامل ہے، وہ سب بھی اسی بہن کے نام کر دیا ہے۔ ابھی تک زرعی زمین کی تقسیم نہیں کی گئی ہے، جبکہ انتقال سے پہلے والد صاحب نے بیٹوں کو کہا تھا کہ زمین کی تقسیم میں نے کر دی ہے، جبکہ اس کا کوئی ثبوت لکھائی میں موجود نہیں ہے، جو کہ والد صاحب نے زبانی کہا تھا، اگر والد صاحب کی طرف سے لکھا ہوا مل جائے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟ کیا ہماری والدہ محترمہ اس مشترکہ ترکہ میں چھوڑا گیا گھر اور رقم کو اپنی مرضی سے کسی ایک وارث کو دے سکتی ہیں؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے کے بارے تفصیل سے رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم سب اس فتنہ سے بچ سکیں۔

وضاحت: مرحوم والد نے اپنی زندگی میں پلاٹ یا گھر اپنی بیوی کو ہبہ نہیں کیا تھا، مرحوم کے شرعی ورثاء میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان والد مرحوم نے جو کچھ حلال مال سونا چاندی، نقدی، مال تجارت، پلاٹ، گھر، زرعی زمین، اسی طرح چھوٹا بڑا گھریلو سازوسامان وغیرہ چھوڑا ہے وہ سب کا سب مرحوم کے ترکہ میں شمار ہوگا، جس میں حقوق ثلاثہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی وفات کے وقت زندہ تمام شرعی ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر والد مرحوم نے پلاٹ اپنی بیوی کو مالکہ بنا کر نہیں دیا تھا، پھر اس پلاٹ پر اپنی ذاتی رقم سے تعمیر کی، تو یہ گھر والد مرحوم کے ترکہ شمار ہوگا، اسی طرح مشترکہ ترکہ کی زمین سے آنے والا ٹھیکہ، مشترکہ ترکہ کے گھر سے آنے والا کرایہ میں بھی سب شرعی ورثاء کا حق ہے، لہذا سائل کی والدہ کا مشترکہ ترکہ کی رقم اور گھر ایک بیٹی کو دے دینا شرعا ناجائز ہے، کیونکہ بیوہ کا مرحوم شوہر کے ترکہ میں صرف 12.5 فیصد حصہ بنتا ہے، وہ سارے ترکہ کی اکیلی مالکہ نہیں ہے۔ اسی طرح والد مرحوم کا یہ کہنا کہ میں نے اپنی زمین تقسیم کر دی ہے، جبکہ عملی طور پر والد صاحب نے ایسا کوئی کام نہیں کیا، اس لئے اس سے شرعا کسی کا حق ثابت نہیں ہوگا، بلکہ یہ زمین والد کے ترکہ میں شمار ہوگی، تاہم اگر والد صاحب کی طرف سے کوئی تحریر وغیرہ ہو تو اس تحریر کے ساتھ دوبارہ سوال کر کے اس کا دوبارہ جواب معلوم کریں۔

حقوق ثلاثہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم والد کے کل حلال ترکہ کے 80 برابر حصے کر کے بیوہ کو 10 حصے یعنی 12.5 فیصد، جبکہ ہر ہر بیٹے کو 14، 14 حصے یعنی 17.5 فیصد اور ہر ہر بیٹی کو 7، 7 حصے یعنی 8.75 فیصد دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۵/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

22/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۵ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

دار الافتاء
رقم الافتاء: 32/148
22/10/2022
الجامعۃ الاشرفیۃ شارع فیروز پور لاہور